عرب جمہوریہ مصر　　　　۱۰ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　۱۱ فروری ۲۰۲۲ء

طلاق کے خطرات

اسلام نے ازدواجی زندگی کو ایک خاص طرح کی تقدیس کا درجہ دیا ہے۔ اس کے نزدیک اس کا بہت اونچا مقام ہے۔ اس نے اس کے لیے ایسے حقوق و فرائض اور آداب وضع کیے ہیں، جو سکون و چین، محبت و رحمت اور ایک دوسرے کے احترام کی خوشگوار فضا قائم کرکے اس ازدواجی زندگی کے استحکام و پائیداری کو بحال کر سکیں اور آپسی رشتہ کی ڈور کو مضبوط سے مضبوط تر بنا سکیں۔ ارشاد باری ہے: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ" "ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو" [نساء:۱۹] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

قرآنِ کریم میں جو بھی غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالی نے شادی کے مقدس بندھن کو مضبوط عہد و پیمان کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ صرف اس لیے تاکہ ہر شخص اس کا احترام کرے۔ اس رشتے کی حرمت کو پامال کرنے سے گریز کرے۔ ارشاد باری ہے: "وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا" "اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمان لے رکھا ہے۔ [نساء:۲۱]

شریعتِ اسلامیہ نے شوہر و بیوی دونوں کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ انصاف سے کام لیں۔ اس کی ذات میں موجود مثبت پہلوؤں میں بھی غور کریں۔ ان اسباب کو تلاش کریں جو ازدواجی زندگی کے چین و سکون کی پہرے داری کر سکیں۔ نفسیاتی اور عملی پائیداری کی جڑوں کو مضبوط بنا سکیں اور اولاد کی خوش بختی کا باعث بن سکیں۔ ارشاد باری ہے: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا" "ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو، گو تم انھیں ناپسند کرو، لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کر دے" [نساء:۱۹] ارشاد نبوی ﷺ ہے: کوئی

بھی مومن مرد کسی بھی مومن عورت سے نفرت نہ کرے! اگر اس میں کچھ ایسے اخلاق ہیں جس کو وہ ناپسند کرتا ہے، تو کچھ ایسے اخلاق بھی ہیں جن کو وہ پسند کرتا ہے۔ کمال تو صرف ایک اللہ کو ہے، اور خطاؤں سے پاک ہونے کا شرف تو صرف اس کے نبیوں اور رسولوں کو ملا ہے۔ (باقی تو سب میں کچھ نہ کچھ نقص ہوتا ہے۔)

یہ بھی مسلَّمہ حقیقت ہے کہ ازدواجی زندگی میں کبھی کبھی ایسے مُوڑ آجاتے ہیں جہاں پر اس کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآنِ کریم نے اس کا بہت کامیاب علاج تشخیص کیا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ہر طرح کی بھلائی، صلح و موافقت اور باہمی رضامندی میں ہی پوشیدہ ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَإِنِ ٱمۡرَأَةٌ خَافَتۡ مِنۢ بَعۡلِهَا نُشُوزًا أَوۡ إِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ أَن يُصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًاۚ وَٱلصُّلۡحُ خَيۡرٌۗ وَأُحۡضِرَتِ ٱلۡأَنفُسُ ٱلشُّحَّۚ وَإِن تُحۡسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرًا" "اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دماغی کا اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کرلیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ صلح بہت بہتر چیز ہے، طَمع ہر ہر نفس میں شامل کردی گئی ہے۔ اگر تم اچھا سلوک کرو اور پرہیز گاری کرو تو تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالی پوری طرح خبردار ہے۔" [نساء:۱۲۸] اور اگر حالات ایسے بن جائیں جن میں دونوں کے ایسے گھر والوں کی دخل اندازی کی ضرورت پڑے جو کہ عقل و حکمت اور اچھی سُوجھ بُوجھ رکھتے ہوں، ساتھ ہی ساتھ تقوی وطہارت کے بھی خوگر ہوں، تو اصلاح اور اختلافات کو مٹانے کی غرض سے ان کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہیے۔ ارشاد باری ہے: "وَإِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَٱبۡعَثُواْ حَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهِۦ وَحَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهَآ إِن يُرِيدَآ إِصۡلَٰحًا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيۡنَهُمَآۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا" "اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی اَن بَن کا خوف ہو تو ایک مُنصف، مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دیگا، یقیناً اللہ تعالی پورے علم والا پوری خبر والا ہے" [نساء:۳۵] اور اس کام پر اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑا اجر ملے گا۔

ارشاد باری ہے: "لَّا خَيۡرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجۡوَىٰهُمۡ إِلَّا مَنۡ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوۡ مَعۡرُوفٍ أَوۡ إِصۡلَٰحِۭ بَيۡنَ ٱلنَّاسِۚ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ ٱبۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِيهِ أَجۡرًا عَظِيمًا" "ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے" [نساء:۱۱۴]

ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: کیا میں تمھیں نماز و روزہ اور صدقہ سے افضل درجہ کے عمل کے بارے میں نہ بتادوں!؟ انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے دو لوگوں میں صلح کروا دینا جن کے درمیان جھگڑا ہو۔

لیکن اگر اس ازدواجی زندگی میں اختلاف کی آگ اتنی بڑھ جائے کہ اس پر قابو پانا بظاہر محال لگنے لگے تو ایسی صورت میں شریعت نے دونوں کو تھوڑا وقت لینے کا حکم دیا ہے تاکہ یہ آتش کچھ سرد پڑ جائے، دل کچھ نرم پڑ جائیں، ذہن کچھ صاف ہو جائیں، عقل اپنا کام کرنے لگے، پھر امید ہے کہ دونوں رجوع کر لیں اور آپس میں پھر سے شِیر و شکر ہو جائیں۔ اور یہ ساری قانون سازیاں صرف اس بنا پر ہیں کہ کسی طرح پریواری کی گاڑی آگے بڑھ سکے۔

برادرانِ اسلام!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ طلاق سے وہ گھر ڈَھے جاتا ہے جس کو چین و سکون اور محبت و رحمت کی بنیاد پر قائم کرنے کا حکم شریعت نے دیا ہے۔ اسی طرح سے اس کے بہت سے مُہلک خطرات اور منفی اثرات بھی ہیں جن کا اثر پورے پروار پر پڑتا ہے، خاص کر کے اولاد پر، جن کو ماں باپ کے جدا ہونے سے نفسیاتی، سماجی اور اقتصادی ہر طرح کی مشکلوں سے جوجھنا پڑتا ہے۔ وہ اس پرواری جدائی کے باعث اچھی تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں، جس کے سبب سے وہ نفسیاتی اضطراب اور تعلیمی پسماندگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد بے راہ رَوی آسانی سے ان تک اپنا راستہ بنا لیتی ہے۔ انتہا پسند، کٹّر پَنتھ اور دہشت گرد جماعتیں ان کا پولرائزیشن اور ان کی بِرین واشنگ کر کے بڑی آسانی سے ان کا استحصال کر لیتی ہیں۔ اسی وجہ سے پروار کی اس بنیاد کو زمین بوس کرنے کے لیے، شیطان میاں بیوی دونوں میں سے کسی کو اپنے جال میں پھسا کر اپنا کام نکالتا ہے۔ ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنی فوج کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو ان میں سب سے بڑا فتنہ پرور ہوتا ہے وہی اس کا سب سے زیادہ مقرَّب بنتا ہے۔ ان میں سے ایک حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے: میں نے یہ یہ کیا۔ تو وہ اس سے کہتا ہے: تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: پھر دوسرا حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں

نے میاں بیوی میں جھگڑا کروادیا۔ آپ نے فرمایا: اس پر وہ اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تم نے کتنا اچھا کام کیا ہے! یہ حدیث ہم سے اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ ہم شیطان کی چالوں سے چاک و چوبند رہیں اور اس کے جال سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔

کتنا اچھا ہوتا اگر پروار کے تمام افراد کے درمیان باہمی اتفاق واحترام اور محبت والفت کی خوشگوار فضا قائم ہو جاتی! تاکہ پورے معاشرے میں پائیداری اور آپسی رشتہ کی ڈور مضبوط سے مضبوط تر بن جاتی۔

اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت کی کلیاں کھلا دے،

اور ہمارے درمیان صلح و آسائشی کے جذبے کو جلا بخش دے!